اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ ہُوَ الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱﴾

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی ہے حکمت والا خبردار۔(34:1)

ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۲﴾

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک میعاد کا حکم رکھا اور ایک مقرر وعدہ اس کے یہاں ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو۔(6:2)

وَ ہُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَ جَہۡرَکُمۡ وَ یَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُوۡنَ ﴿۳﴾

اور وہی اللہ ہے آسمانوں کا اور زمین کا اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کام جانتا ہے۔(6:3)

جُمادی الاَوّل یا جَمادی الاولی، ہجری قمری کیلنڈر کا پانچواں مہینہ ہے۔

جمادی جمادا (جَمَدَ) کے مادے سے انجماد اور یخ بندی کے معنی میں ہے۔

اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے کی نامگزاری کے وقت سردی کا موسم تھا اور پانی جم جاتا تھا۔

اس مہینے کی تیسری تاریخ ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ اسلام ہے اور بہت مُبارک دن ہے ۔ لہذا مستحب ہے کہ مومنین اس دن روزہ رکھیں،

صدقہ دیں اور عبادات اور اعمال خیر بجا لائیں۔ اور آپ ﷺ کی زیارت کے لئے زیارت جامعہ پڑھیں ۔ اسی روز حضرت امیر المومنینؑ نے بصرہ فتح کیا۔ لہذا انکی زیارت بھی اس روز پڑھنا مناسب ہے۔

اس مہینے کی چھ تاریخ کو جنگ موتہ ہوئی جس میں حضرت جعفر طیار شہید ہوئے۔

بارہ جمادی الاوّل کو آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ بن عبد المطلب کی وفات کا دن ہے۔

تیرہ جمادی الاوّل کو آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؑ نے وفات پائی۔اور چودہ جمادی الاوّل کو حضرت علیؑ نے اپنے دست مبارک سے دفن کیا۔

ایک روایت کے مطابق پندرہ تاریخ امام زین العابدینؑ کی ولادت کا دن ہے۔

اس مہینے کی بہترین مناسبتیں سو ہمیں اس مہینے میں خصوصی عبادات کا اہتمام کرنا چاہیے۔

جمادی الاوّل میں ہونے والے اہم واقعات

- 05 جمادی الاوّل: ولادت حضرت زینبؑ
- 06 جمادی الاوّل: جنگ موتہ جسمیں حضرت جعفر طیارؑ شہید ہوئے۔
- 11 جمادی الاوّل: ولادت شیخ نصیر الدین طوسی
- 12 جمادی الاوّل: وفات عبداللہ بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے والد)
- 13 جمادی الاوّل: شہادتِ حضرت فاطمہؑ
- 14 جمادی الاوّل: حضرت عبدالمطلب (رسول کے دادا)
- 17 جمادی الاوّل: جنگ جمل

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ھیں:

وہ شخص جو جہاد کرے اور جام شھادت نوش کرے اس شخص سے بلند مقام نھیں رکھتا جو گناہ پر قدرت رکھتا ھو لیکن اپنے دامن کو گناہ سے آلودہ نہ کرے۔

نیازوں صدقہ خیرات کیلئے رابطہ کریں

اگر آپ کو صدقہ ، خیرات، نیاز، امام ضامن، نیابت کی زیارت کروانی ہوں تو ہم سے رابطہ کریں۔

WA: +1-639-994-8836
Email:masoomeen914@gmail. com

حضرت زینب علیہ السلام کی مختصر حالات زندگی: حضرت زینب علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں دو قول مشہور ہیں :1۔ 5 جمادی الاول اور 5 ہجری ۔[1]2۔ 5 جمادی الاول اور6 ہجری۔[2] آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمۃ الزہراء اور والد گرامی کا نام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہم السلام ہے ۔آپ کی ولادت مبارک شہر مدینہ میں ہوئی، آپ کی مدت زندگی اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ تقریباً 5 یا 6 سال لکھی گئی ہے ۔3۔جمادی الثانی 11 ہجری کو اپنی مظلومہ ماں کی جدائی کا سامنا کرنا پڑا۔[3] آپ کے شوہر کا نام عبداللہ بن جعفر تھا جو کہ آپ کے چچا کے بیٹے تھے۔عبد اللہ بن جعفر تاریخ اسلام کے سخاوت مند اور مشہور انسان تھے ۔[4]حضرت زینب سلام اللہ علیہ کے بہت سے القاب اور کنیہ ہیں ان میں سے ایک عقیلہ بنی ھاشم ہے ، (یعنی: اپنے خاندان میں بلند مرتبہ والی)[5] اسی طرح روایات میں یہ بھی نقل ہیں ، صدیقہ صغری ، عارفہ ، عالمہ ، فاضلہ ، کاملہ ،عابدہ آل علی۔[6] حضرت زینب سلام اللہ علیھا جب تک امیر المؤمنین مدینہ میں تھے آپ بھی مدینہ میں رہیں اور جب امیر المؤمنین کوفہ منتقل ہوئے تو آپ بھی کوفہ چلیں گئ۔آپ کوفہ میں کوفہ کی خواتین کو دینی تعلیم دیتی تھیں ۔[7] حضرت علی علیہ السلام 40 ہجری کو شہر کوفہ میں شہید ہو گئے. تب حضرت زینب علیہ السلام کا سن تقریباً35 سال تھا اور10 سال بعد 50 ہجری میں امام حسن علیہ السلام شہید ہوگئے ۔[8]امام حسن علیہ السلام کی شہادت کے بعد 10 سال ہی گزرے تھے کہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا پہنچی اوراس غمناک اور مظلومانہ واقعہ کو دیکھنا پڑا، بلکہ یوں کہوں کہ حضرت زینب علیہ السلام کی زندگی میں مصائب ہی مصائب تھے ۔ بالخصوص واقعہ کربلا نے تو شہزادی کو ایک دو پہر میں بوڑھا کر دیا اپنی آنکھوں کے سامنے بھائی بھتیجے اور بیٹوں کے لاشوں کو خوں میں غلطاں دیکھا،[9]تب آپ کا سن 55 سال تھا۔ شہید مطہری فرماتے ہیں کہ صبر و تحمل و بردباری کا بہترین نمونہ اگر تاریخ اسلامی میں دیکھا جائے تو وہ سیدہ زینب علیہ السلام کی شخصیت ہے ۔ [10]تاریخ میں کوئی بھی خاتون ایسی نہیں گزری جو (سیدہ زہراء علیہ السلام کے بعد) جناب زینب سلام اللہ علیہ سے حلم اور بردباری میں بڑھ کر ہو ۔[11]آپ کی عبادت کی مثال یوں دی جاتی ہے کہ ساری زندگی حتی قید میں بھی آپ کی نماز شب قضا نہیں ہوئی۔ [12]ریاحین الشریعہ میں لکھا ہے کہ آپ کی عبادت اور شب زندہ داری ایسی تھی حتی کہ 11 محرم کی رات بھی آپ نے نماز شب قضا نہیں کی ۔[13]شہید مطہر فرماتے ہیں کہ شہزادی فصاحت اور بلاغت میں اس اعلا درجے پر فائز تھیں کہ جو خطبہ یزید کے دربار میں دیا دنیا کا بے نظیر خطبہ تھا۔ [14]جو خطبہ کوفہ کے بازار میں دیا اس کے بارے میں امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں آپ عالمہ غیر معلمہ ہیں ۔[15]ابن اثیر لکھتا ہے : حضرت زینب فصاحت و بلاغت و زھد و عبادت و فضیلت و شجاعت و سخاوت میں اپنے بابا علی اور ماں فاطمہ علیہا لسلام پر تھی ۔[16]سید ھاشم رسولی محلاتی کہتے ہیں۔

حضرت زینب علیہالسلام اتوار کی رات 14 رجب 62 ہجری اس دار فانی کو الوداع کہہ گئیں۔ [17]

منابع[1] علی محمد علی دخیل، زینب بنت الامام امیر المؤمنین، بیروت، موسسہ اھل البیت- علیھم السّلام- 1399ھ- ص10.[2] بنت الشافی، زینب بانوی قھرمان کربلا، مترجم حبیب چاپچیان، تھران، نشر امیر کبیر، چاپ16، 1373، ص16.[3] مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، بیروت، داراحیاءالتراث العربی، چ دوم، 1403ھق، 1983م، ج43، ص215.[4] رسولی محلاتی، سید ھاشم، زندگانی حضرت زھرا ودختران آن حضرت، تھران، انتشارات علمیہ اسلامیہ، چاپ اول، ص 273.[5] رسولی محلاتی، سید ھاشم، زندگانی حضرت زھرا ودختران آن حضرت، تھران، انتشارات علمیہ اسلامیہ، چاپ اول، ص 270.[6] علی محمد علی دخیل، پیشین، ص 11.[7] رسولی محلاتی، سید ھاشم، ص 285۔[8] مفید، ارشاد، ترجمہ محمد باقر ساعدی، تھران، انتشارات کتابفروشی اسلامیہ، 1376ش، ص192.[9] بنت الشاطی، ص172.[10] مطھری، مرتضی، حماسہ حسینی، تھران، انتشارات صدرا، سال1375، ج2، ص225.[11] خان سپھر، عباسقلی، ناسخ التواریخ، جزءاول، کتابفروشی اسلامیہ، ص 73.[12] مطھری، مرتضی، تفسیر سورہ مزمل، تھران، انتشارات صدرا، 1364، ص 68.[13] محلاتی، ذبیح اللہ، ریاحین الشریعہ، تھران، دارالکتب الاسلامیہ، ج3، ص 61.[14] مطھری، مرتضی، فلسفہ اخلاق، تھران، انتشارات صدرا، 1375، ص 59.[15] محلاتی، ذبیح اللہ، پیشین، ج3، ص 75.[16] صادقی اردستانی، احمد، زینب قھرمان، تھران، نشر مطھر، چاپ اول، 1372، ص392، ص432.[17] رسولی محلاتی، سید ھاشم، ص285. التماس دعا سید الطاف حسین بخاری اٹک